مُندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

A

زمین نے سفید چادر اوڑھ رکھی تھی۔ کوئی چٹان یا پہاڑی ایسی نہ تھی جسے برف نے اپنی لپیٹ میں نہ لے رکھا ہو۔ کیپٹن صابر برف سے لدا گرتا پڑتا چلتا جا رہا تھا۔ ایک لگن تھی جو اُسے چلتے رہنے پر مجبور کر رہی تھی کہ اُسے اِس سفید صحرا میں نہیں مرنا بلکہ اپنے بیوی بچوں کے پاس پہنچنا ہے۔ کیپٹن صابر ایک مہم جو تھا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنا اُس کا شوق تھا۔ اِس دفعہ بھی وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوہ ہمالیہ کی ایک چوٹی سر کرنے کے لیے نکلا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ اور اُس کے ساتھی برف کے طوفان میں پھنس گئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے اُس کے دو ساتھی اُس کی آنکھوں کے سامنے برف کے کنویں میں گر کر منوں برف کے نیچے چلے گئے تھے اور وہ اُنھیں بچانے کے لیے کچھ نہ کر سکا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جو نہی کوئی آنسو اُس کی آنکھ سے باہر نکلتا برف بن جاتا۔ ٹھنڈی یخ ہوا جب اُس کے چہرے سے ٹکراتی تو اُسے یوں محسوس ہوتا جیسے کسی نے شیشے کی کرچیاں اُس کے منھ پہ دے ماری ہوں۔ اُس کی سفید ناک سُرخ ہو چکی تھی۔

B

اُس کی چھوٹی چھوٹی داڑھی پر بھی برف نے اپنے پاؤں جما رکھے تھے۔ اُس کی پتلی پتلی مونچھیں تو یوں لگ رہا تھا جیسے روئی کے گالے ہوں۔ اُس نے برف کی سفید دیواروں کو ہاتھ لگا کر کچھ اندازہ کرنے کی کوشش کی۔ کئی فٹ اوپر چھت میں ایک سُوراخ سے روشنی کی کرنیں اُسے باہر آنے کی دعوت دے رہی تھیں۔ یہاں اُس کی ہمت اور تربیت کام آئی۔ پہلے اُس نے جسم سے برف اُتاری، پھر سارے حوصلے جمع کیے، آہستہ آہستہ اُٹھنے کی کوشش کی۔ یوں وہ برف کی ایک دیوار کے سہارے کھڑا ہو گیا اور دائیں طرف کی برفیلی دیوار کو کھرچنا شروع کر دیا۔ ایک چھوٹا سا سوارخ بنا۔ یہی عمل اُس نے بائیں طرف دہرایا، اور یوں وہ دونوں طرف کی دیواروں میں سوارخ بناتے ہوئے، اُن میں پاؤں رکھ کر چڑھتے ہوئے موت کے اِس کنویں سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ باہر آ کر اُس نے خدا کے حضور سجدہ کیا اور وہیں لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر کے تیز تیز سانسیں لیں برف پر لیٹتے ہی اُسے اپنا کمرا یاد آ گیا اور اُس نے خود سے کہا، ”اُف! میرا کمرا، میرے خوابوں کی دُنیا، بس گھر پہنچتے ہی بستر میں گھس جاؤں گا اور عالیہ سے کہوں گا مجھے چکن کارن سُوپ بنا دیں۔

C

چکن کارن سُوپ پیتے ہوئے نایاب اور ذیشان کو ہمالیہ کے قصے سناؤں گا“ اپنے گھر اور بیوی بچوں اور ماں باپ کی یاد آتے ہی وہ افسردہ ہو گیا۔ جب سورج کی کرنوں نے بدلیوں سے اپنا چہرہ باہر نکالا تو صابر کے جسم میں کچھ جان سی آئی اور وہ کپڑے جھاڑ کر اُٹھا دائیں دیکھا بائیں دیکھا ہر طرف برف ہی برف، ایک ایسا شہر سفید جس کا نہ کوئی آغاز نہ اختتام۔ نہ کوئی راستہ نہ راستے کا نشان۔ ابھی وہ ارد گرد کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اچانک اُس نے ایک آواز سنی۔ وہ تیزی سے پیچھے مڑا تو دیکھا کہ برف کا ایک چھوٹا سا

پہاڑ تیز رفتار کار کی طرح اُس کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔ یہ دیکھ کر اُس کے بدن کا لہو جم گیا کہ جسے وہ برف کا ٹکڑا سمجھ رہا تھا وہ اصل میں ایک برفانی چیتا تھا جو تیر کی طرح سیدھا اُس کی طرف بھاگا چلا آرہا تھا۔ جونہی وہ صابر پر لپکا صابر زمین پر گر گیا، اُٹھا تو دیکھا کہ چیتا اُس کے بالکل سامنے بھاگا جا رہا تھا۔ صابر انتظار کرنے لگا کہ وہ واپس لوٹے لیکن خوش قسمتی سے وہ واپس نہ آیا۔

D

صابر نے ایک دفعہ پھر جسم کی ساری قوتیں جمع کیں اور کھڑے ہو کر، پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور برف پر کچھ ہلتا ہوا محسوس ہوا۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے پتا چل گیا کہ کچھ لوگ اُس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ برف کی اوٹ سے نکلا اور چیخا۔ ”یہ میں ہوں، میں کیپٹن صابر۔“ کچھ ہی دیر میں وہ لوگ اُس کے قریب پہنچ گئے۔ یہ پاک فوج کے جوان تھے۔ جو معمول کے گشت پر تھے۔ وہ صابر کو لے کر بیس کیمپ کی طرف روانہ ہوئے۔ تقریباً دو گھنٹے کی مسافت طے کر کے وہ بیس کیمپ پہنچے جہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے صابر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ صابر ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے سر لگائے، آنکھیں بند کیے سوچوں میں مگن تھا اُس کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا ”آخر اُس نے پلٹ کر حملہ کیوں نہیں کیا؟“ سُوپ کی خوش گوار مہک نے اُسے خوابوں کے اس جزیرے سے باہر نکالا، ”کیپٹن یہ سُوپ پی لیجیے یہ آپ کو سکون دے گا۔“ صوبیدار عظمت نے صابر کو سُوپ کا پیالہ دیتے ہوئے کہا۔ ”سُوپ، ہیلی کاپٹر، کیا بات ہے۔“ صابر نے پیالہ لیتے ہوئے کہا، ”سب کچھ کرنا پڑتا ہے سر!“ عظمت نے جواب دیا ”لیکن میں گھر جا کر بستر میں گھس کر تو سُوپ ضرور پیوں گا۔“ صابر نے پیالہ لیتے ہوئے کہا۔ عظمت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ”ضرور سر!“

سوال نمبر 7-15

نیچے دیے گئے جملوں (7-15) کو غور سے پڑھئے۔ اس پیرا گراف (A-D) پر نشان لگایئے جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کس پیرا گراف میں بتایا گیا ہے کہ

-----------

مثال: کیپٹن صابر اپنے ساتھیوں سمیت برف کے طوفان میں پھنس گیا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | ✓ | | B | | | C | | | D | |

پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنا کیپٹن صابر کا شوق تھا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

برف کی وجہ سے کیپٹن صابر کا چہرہ سفید ہو گیا تھا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

روشنی کی کرنیں اُسے باہر آنے کی دعوت دے رہی تھیں۔۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

کیپٹن صابر نے کھُرچ کھُرچ کر برف کی دیوار میں سوراخ کر دیا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

کیپٹن صابر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوہِ ہمالیہ کی چوٹی سر کرنے کا خواہش مند تھا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

کیپٹن صابر کی خواہش تھی کہ وہ اپنے بچوں کو کوہ ہمالیہ کی رُوداد کے قصے سنائے۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

پاک فوج کے جوانوں نے کیپٹن صابر کی مدد کی۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

کیپٹن صابر نے بڑی مشکل سے خود کو برفانی چیتے سے خود کو بچایا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

صوبیدار عظمت نے کیپٹن صابر کو سُوپ پلایا۔

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A | | | B | | | C | | | D | |

(کل نمبر:9)